# دینِ ابراہیمؑ اور ریاستِ اسرائیل قرآن مجید کی روشنی میں (۵)

تالیف : عمران این حسین ـــــ اردو ترجمہ : سید افتخار احمد

## بابِ چہارم (۲)

### یہود پر اللہ تعالیٰ کی لعنت

انجام کار قرآن مجید اللہ تعالیٰ کے غُصّہ کو بیان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہود سے اس درجہ ناراض ہوا کہ ان پر پھٹکار کردی :

﴿ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ○ ﴾

(البقرۃ ۲ : ۸۸)

"وہ کہتے ہیں ہمارے دلوں پر غلاف ہے۔ بلکہ لعنت کی ہے ان پر اللہ تعالیٰ نے ان کے کفر کے سبب۔ سو بہت کم ایمان لاتے ہیں۔"

اللہ تعالیٰ نے پہلے ان کو متنبہ کیا کہ اگر انھوں نے قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ کا کلام نہ مانا تو وہ ان پر پھٹکار کردے گا :

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰۤى اَدْبَارِهَاۤ اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّاۤ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ○ ﴾ (النساء ۴ : ۴۷)

"اے وہ لوگو جن کو کتاب (تورات) دی گئی، ایمان لاؤ اس پر جو ہم نے نازل کیا (قرآن مجید) جو تصدیق کرتا ہے اس کتاب کی جو تمہارے پاس ہے، پیشتر اس کے کہ ہم مٹا ڈالیں بہت سے چہروں کو پھر الٹ دیں ان کو پیٹھ کی طرف یا لعنت کریں ان پر جیسے ہم نے لعنت کی سبت کے دن والوں پر۔ اور اللہ تعالیٰ کا حکم تو ہو کر ہی رہتا ہے۔"

﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَا اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَالْهُدٰی مِنْ بَعْدِ مَا بَیَّنّٰهُ
لِلنَّاسِ فِی الْکِتٰبِ ۙ اُولٰٓئِکَ یَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَیَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ○ اِلَّا الَّذِیْنَ
تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَیَّنُوْا فَاُولٰٓئِکَ اَتُوْبُ عَلَیْهِمْ ۚ وَاَنَا التَّوَّابُ
الرَّحِیْمُ ○ اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ کُفَّارٌ اُولٰٓئِکَ عَلَیْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ
وَالْمَلٰٓئِکَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ○ۙ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ۚ لَا یُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ
وَلَا هُمْ یُنْظَرُوْنَ ○ ﴾ (البقرۃ ۲ : ۱۵۹-۱۶۲)

"بے شک جو لوگ چھپاتے ہیں جو کچھ ہم نے نازل کیا تھا (تورات میں) صاف احکام اور ہدایت کی باتیں اور جو واضح احکام نازل کر چکے ہیں اس کتاب (قرآن مجید) میں لوگوں کے واسطے' ان پر لعنت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اور ان پر لعنت کرتے ہیں سب لعنت کرنے والے۔ مگر جنہوں نے توبہ کی اور درست کیا اپنے کام کو اور بیان کردیا حق بات کو تو ان کو میں معاف کرتا ہوں' اور میں بڑا معاف کرنے والا اور نہایت مہربان ہوں۔ بے شک جو لوگ منکر ہوئے (قرآن مجید کے) اور مر گئے کافر ہی' ان پر لعنت ہے اللہ تعالیٰ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی۔ وہ ہمیشہ رہیں گے اس لعنت میں۔ ان پر سے عذاب ہلکا نہ ہوگا اور نہ ان کو مہلت ملے گی"۔

پھر جب ان کا قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ کا کلام اور محمد رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا پیغمبر ماننے سے انکار عیاں ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر لعنت کردی :

﴿ وَلَمَّا جَآءَهُمْ کِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۙ وَکَانُوْا مِنْ
قَبْلُ یَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَی الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ۚۖ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا کَفَرُوْا
بِهٖ ۡ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ ○ ﴾ (البقرۃ ۲ : ۸۹)

"اور پھر جب پہنچی ان کے پاس کتاب (قرآن مجید) اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو سچا بتاتی ہے اس کتاب (تورات) کو جو ان کے پاس ہے' باوجودیکہ پہلے سے فتح مانگتے تھے کافروں پر' پھر جب پہنچا ان کے پاس جس کو پہچان رکھا تھا (کہ سچ ہے) تو اس سے منکر ہو گئے۔ سو لعنت ہے اللہ تعالیٰ کی ان منکروں پر۔"

﴿ کَیْفَ یَهْدِی اللّٰهُ قَوْمًا کَفَرُوْا بَعْدَ اِیْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ
حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَیِّنٰتُ ۭ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ○ اُولٰٓئِکَ

جَزَآءُ هُمْ اَنَّ عَلَيهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۝ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ
بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۟ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ﴾

(آل عمران ۳ : ۸۶۔۸۹)

"کیونکر راہ دکھائے گا اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو کہ کافر ہو گئے ایمان لا کر اور یہ گواہی دے کر کہ بیشک یہ رسول (محمد ﷺ) سچا ہے اور آ چکیں ان کے پاس نشانیاں روشن (قرآن مجید) اور اللہ تعالیٰ ہدایت نہیں دیتا ظالم لوگوں کو۔ ایسے لوگوں کی سزا یہ ہے کہ ان پر لعنت ہے اللہ تعالیٰ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی' وہ ہمیشہ رہیں گے اس میں' نہ ہلکا ہو گا ان سے عذاب اور نہ ان کو مہلت ملے گی۔ مگر جنہوں نے توبہ کی اس کے بعد اور نیک کام کئے' تو بیشک اللہ تعالیٰ غفور و رحیم ہے۔"

ان (یہود) کے عیسیٰ علیہ السلام کو پیغمبر اور مسیح' جس کا ان سے وعدہ کیا گیا تھا اور جو کنواری ماں سے پیدا ہوا' ماننے سے انکار اور سرکشی نے بالآخر اللہ تعالیٰ کی لعنت کو دعوت دی :

﴿ فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ
اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ۟ ثُمَّ
نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ۝ ﴾ (آل عمران ۳ : ۶۱)

"پھر جو کوئی جھگڑا کرے تجھ سے اس (عیسیٰ علیہ السلام) کے بارے میں بعد اس کے کہ آ چکی تیرے پاس خبر سچی تو کہدے : آؤ بلائیں ہم اپنے بیٹے اور تم اپنے بیٹے اور ہم اپنی عورتیں اور تم اپنی عورتیں اور ہم اپنی جانیں اور تم اپنی جانیں' پھر التجا کریں ہم سب اور لعنت کریں اللہ تعالیٰ کی ان پر کہ جو جھوٹے ہیں۔"

تب یہود کی عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کی کوشش کے سلسلہ میں اور ان کے تئیں اس میں کامیابی کے بعد اس پر فخر کرنے پر اللہ تعالیٰ ان کے لئے نہایت ہی منحوس انجام کا اعلان فرماتا ہے۔ یہود کے لئے ایک ہی جیسے دو ناپسندیدہ اختیارات تھے۔ یا تو وہ اپنے فخر کو ختم کر دیں' عیسیٰ علیہ السلام کی اطاعت تسلیم کریں اور ان پر اپنی زندگی ہی میں ایمان لائیں۔ یا پھر فرعون کی موت مریں۔ اور اگر عیسیٰ علیہ السلام کے منکر رہیں اور فرعون کی موت مریں تو انہیں یہ سب برداشت کرنا ہو گا :

۱) ہر ایک یہودی مرتے وقت جب اس کی روح اس کے جسم سے نکالی جا رہی ہو' عیسیٰ

علیہ السلام پر ایمان ظاہر کرے گا، جس طرح فرعون نے اپنی موت کے وقت اللہ تعالیٰ پر ایمان ظاہر کیا تھا۔

۲) اللہ تعالیٰ یہود کو تباہ کرے گا جس طرح اس نے فرعون کو تباہ کیا۔

چنانچہ فرعون کی لاش ان کے لئے ایک علامت ہے۔ یہ قرآن مجید کا بیان ہے اس واقعہ کے متعلق جس میں انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کی کوشش کی اور اس عمل کے نتیجہ میں یہود مرتے وقت اس انجام کو پہنچیں گے۔

﴿ وَقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ۗ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ۗ مَالَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا۝ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا۝ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا۝ ﴾

(النساء ۴ : ۱۵۷-۱۵۹)

"اور ان کے اس کہنے پر (فخریہ بیان کرنے پر) کہ ہم نے قتل کیا مسیح عیسیٰ ابنِ مریم کو جو اللہ تعالیٰ کا رسول تھا۔ حالانکہ فی الواقع انہوں نے نہ اس کو قتل کیا اور نہ سولی پر چڑھایا، بلکہ معاملہ ان کے لئے مشتبہ کر دیا گیا۔ اور جو لوگ اس میں مختلف باتیں کرتے ہیں تو وہ دراصل شک میں پڑے ہوئے ہیں۔ ان کے پاس اس معاملہ میں کوئی علم نہیں بلکہ وہ صرف اٹکل پر چل رہے ہیں۔ یقیناً انہوں نے اس کو قتل نہیں کیا، بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی طرف اٹھالیا۔ اور اللہ تعالیٰ زبردست حکمت والا ہے۔
اور اہل کتاب میں سے جتنے بھی ہیں (یعنی یہود) سو اس (عیسیٰ علیہ السلام) پر یقین لے آئیں گے اس کی موت سے پہلے (عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے یا یہودی کی موت سے پہلے جس وقت اس کے جسم سے جان نکالی جا رہی ہو گی) اور قیامت کے دن وہ (عیسیٰؑ) ان (یہود) پر گواہ ہو گا۔"

جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرعون کی سزا اور اس کی تباہی کا وقت آیا اس وقت موت سے لمحہ بھر پہلے فرعون اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا۔ قرآن مجید اس لمحہ کا تذکرہ بایں طور کرتا ہے :

﴿ وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ بَغْيًا

وَّعَدْوًا ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْۤ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْۤا اِسْرَآءِيْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۞ ﴾ (یونس ۱۰ : ۹۰)

"اور (دریا سے) پار کر دیا ہم نے بنی اسرائیل کو' پھر پیچھا کیا ان کا فرعون نے اور اس کے لشکر نے ظلم اور زیادتی کی غرض سے۔ یہاں تک کہ جب غرق ہونے لگا تو بولا : میں نے یقین کر لیا کہ کوئی معبود نہیں مگر جس پر ایمان لائے بنی اسرائیل' اور میں ہوں فرمانبرداروں میں سے۔"

اُس وقت اللہ تعالیٰ نے کیا کیا؟ یہ لمحہ ہے جس پر یہود کو متواتر غور کرنا چاہئے۔ کیونکہ یہ کسی اور کی نسبت ان سے زیادہ متعلق ہے۔ یقیناً یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہود کے لئے ایک خاص اشارہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرعون کے ایمان ظاہر کرنے کا جواب اس طرح دیا :

﴿ آٰلْئٰنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ۞ فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ۞ ﴾ (یونس ۱۰ : ۹۱' ۹۲)

"(اللہ تعالیٰ نے فرمایا : ) اب یہ (ایمان لاتا ہے) اور اس سے پہلے تو نافرمانی کرتا رہا اور فساد پیدا کرنے والوں میں سے تھا۔ پس آج کے دن ہم تیرے بدن کو (ڈوبنے کے بعد خراب ہونے سے) بچائے دیتے ہیں۔ تاکہ تم (یعنی تمہارا بدن یا لاش) اپنے بعد آنے والوں کے لئے نشانی بن جاؤ۔ اور بے شک بہت سے لوگ ہماری قدرتوں (نشانیوں) پر توجہ نہیں کرتے۔"

چونکہ فرعون کی موت یہود کے لئے اہم نشان بننے والی تھی لہٰذا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ فرعون کی لاش کو محفوظ رکھے گا۔ چنانچہ فرعون کی لاش مل گئی جو پانی کے اثر سے محفوظ رہی۔ پھر وہ ہزاروں سال کے لئے نظروں سے اوجھل رہی' یہاں تک کہ جب یہود اللہ تعالیٰ سے سرکشی میں مسیح الدجال (Anti Crist) کی صیہونی تحریک کے فتنہ سے دھوکہ کھا گئے اور اپنے لئے ریاست اسرائیل کے قیام کا ہدف بنا لیا تو فرعون کی لاش جس کی سائنسی تحقیق نے تصدیق کی ہے' ۱۸۹۸ء میں لورت نامی شخص کو مل گئی۔ اور یہ قاہرہ کے عجائب گھر میں محفوظ ہے۔

لیکن ہر یہودی کی موت کے وقت اس کا عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانا اس یہودی کو اللہ

تعالیٰ کی سزا سے نہیں بچا سکے گا جو عیسیٰ علیہ السلام یا اللہ کے دوسرے پیغمبروں کے منکرین کا مقدر ہے۔ ہم یہ فرعون کے قصہ سے جانتے ہیں۔ موت کے وقت اس کا ایمان اس کے لئے بالکل فائدہ مند ثابت نہ ہوا۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے :

﴿ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَاۡئِهٖ فَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ فِرْعَوْنَ ۚ وَمَآ اَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيْدٍ ۝ يَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ۭ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ۝ وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ۝ ﴾ (ھود ۱۱ : ۹۶-۹۹)

"اور البتہ بھیج چکے ہیں ہم موسیٰؑ کو نشانیاں اور واضح سند دے کر فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس، مگر انہوں نے فرعون کی پیروی کی، حالانکہ فرعون کا حکم راستہ پر نہ تھا۔ وہ قیادت کرے گا اپنی قوم کی قیامت کے دن، پھر پہنچائے گا ان کو آگ میں۔ بہت ہی بری جگہ ہے جہاں وہ پہنچائے جائیں گے۔ اور ان پر دُنیا میں بھی لعنت پڑی اور قیامت کے روز بھی پڑے گی۔ کیسا برا صلہ ہے جو کسی کو ملے!؟"

اگرچہ قرآن صاف الفاظ میں نہیں بتاتا کہ عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ تشریف لائیں گے، لیکن اس کے بارے میں پیغمبر محمد ﷺ کی بہت سی احادیث میں پیشین گوئی ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام کی واپسی اسرائیلی ریاست کیلئے بالخصوص اور یہود کیلئے بالعموم بے شمار خطرناک پوشیدہ نتائج سے بھرپور ہے۔ "اَلْمَسِيْحُ الدَّجَّال" یا "عیسیٰ علیہ السلام کا مخالف" (Anti Christ) وہ شیطانی فریبی قوت ہے جس نے یہود کو دھوکہ دیا اور وہ ریاست اسرائیل کے قیام کی تباہ کن کوشش میں مصروف ہو گئے۔ اگرچہ وہ اب بھی غیبی دنیا سے مصروفِ عمل ہے، لیکن بالآخر اس کرۂ ارضی پر جسمانی طور پر ظاہر ہو گا۔ پیغمبر محمد ﷺ نے اعلان فرمایا کہ دجال کے ہمراہ ۷۰ ہزار یہودی ہوں گے۔ (صحیح مسلم، کتاب الفتن) عیسیٰ علیہ السلام جب ظاہر ہوں گے تو وہ دمشق سے (اسرائیل میں) لُد تک اس کا پیچھا کریں گے، جہاں وہ اس پر قابو پالیں گے اور اسے قتل کر دیں گے۔ (صحیح مسلم، کتاب الفتن)

یہ حقیقت کہ دجال دمشق سے یہودی ریاست اسرائیل (جو عیسیٰ علیہ السلام کے ظہور تک قائم رہے گی) کی طرف بھاگے گا، دجال اور یہود کے تعلق کو ظاہر کرتی ہے۔

عیسیٰ علیہ السلام کا ظہور اور دجال کا قتل یقیناً قیامت کی ایک نشانی ہے۔ لیکن قیامت ابھی برپا نہیں ہو گی۔ پیغمبر محمد ﷺ کے ارشاد کے مطابق :

"مسلمان یہود سے جنگ کریں گے اور مسلمان ان کو قتل کریں گے۔ یہود پتھروں اور درختوں کی اوٹ میں چھپتے پھریں گے۔ اُس وقت پتھر اور درخت پکار پکار کر کہیں گے : اے مسلمان! اے اللہ کے بندے!! میرے پیچھے ایک یہودی چھپا ہوا ہے' آؤ اور اسے قتل کرو۔ صرف "چوکور جھاڑی" جو یہود کا درخت کہلاتا ہے' اس سے مستثنیٰ ہو گا۔" (صحیح مسلم' کتاب الفتن)

یہ تباہی جو یہود کے انتظار میں ہے' اللہ تعالیٰ کے انتباہ کو مکمل کر دے گی جس میں وہ لوگ جو فرعون کے بعد آئیں گے اور اس کی طرح عمل کریں گے' ان کا انجام بھی وہی ہو گا جو فرعون کا ہوا۔ اور اس انتباہ کا ٹھوس ثبوت فرعون کی لاش کو محفوظ رکھنے میں تھا۔ اللہ تعالیٰ کی لعنت یہود پر اُن کی اس کمینی حرکت کے نتیجہ میں بھی تھی جو وہ مدینہ میں حضرت محمد ﷺ اور مسلمانوں کی مخالفت میں کر رہے تھے۔ وہ مسلمانوں کے خلاف اتحاد کے لئے مکہ کے بُت پرست عربوں کے پاس پہنچے (جس طرح آج وہ یورپ کی ملحدانہ تہذیب کو اپنائے ہوئے ہیں) اور انہوں نے بُت پرست عربوں کے مذہب کی تعریف کی (جس طرح آج وہ ملحدانہ جدت پسندی کی تعریف کرتے ہیں) کہ وہ اسلام سے بالاتر ہے :

﴿ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰٓؤُلَاۗءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ○ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۭ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا ○ ﴾ (النساء ۴ : ۵۱'۵۲)

"کیا تو نے نہیں دیکھا ان لوگوں کو جنہیں کتاب کا کچھ حصہ ملا ہے (یہود) جو مانتے ہیں بتوں کو اور شیطان کو اور کافروں کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ لوگ زیادہ راہِ راست پر ہیں مسلمانوں کی نسبت۔ یہ وہی ہیں جن پر لعنت کی ہے اللہ تعالیٰ نے' اور جس پر لعنت کرے اللہ تعالیٰ تو تُو اس کا کوئی مددگار نہ پائے گا۔"

یہود کا اللہ تعالیٰ سے عہد تھا۔ انہوں نے اس عہد کی خلاف ورزی کی' جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے ان پر لعنت کی۔ قرآن مجید میں اس لعنت کا ذکر یوں ہے :

وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ۭ وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّىْ مَعَكُمْ ۭ لَىِٕنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ

عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ○ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ○ ﴾

(المائدة ۵ : ۱۲'۱۳)

"اور لے چکا ہے اللہ تعالیٰ عہد بنی اسرائیل سے۔ اور مقرر کئے ہم نے ان میں بارہ سردار اور کہا اللہ تعالیٰ نے کہ میں تمہارے ساتھ ہوں' اگر تم قائم رکھو گے نماز' دیتے رہو گے زکوٰۃ' ایمان لاؤ گے میرے رسولوں پر اور مدد کرو گے ان کی اور قرض دو گے اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ (ربا کے بغیر قرض) تو یقین رکھو کہ دور کردوں گا میں تم سے تمہارے گناہ اور داخل کروں گا تم کو باغوں میں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ پھر جو کوئی منکر ہوا تم میں سے اس کے بعد تو وہ بے شک گمراہ ہوا سیدھے راستہ سے۔ پھر ان کے سوا اپنے عہد کو توڑ ڈالنے پر ہم نے ان پر لعنت کی اور ہم نے ان کے دلوں کو سخت کر دیا۔ وہ (ہمارے) کلام کو اس کی جگہ سے پھیر دیتے تھے۔ اور وہ اس نصیحت سے جو ان کو کی گئی تھی' نفع اٹھانا بھول گئے۔ اور تمہیں آئے دن ان کے کسی نہ کسی دغا (دھوکہ فریب) کا پتہ چلتا رہتا ہے۔ ان میں سے بہت تھوڑے اس سے بچے ہوئے ہیں۔ سو تو ان کو معاف کر اور ان سے درگزر کر۔ یقیناً اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے احسان کی روش اختیار کرنے والوں کو۔"

اللہ تعالیٰ یہود سے اس قدر ناراض ہے کہ وہ روزِ محشر بہت ہی بری سزا کے مستوجب ہوں گے۔ ان کے پاس خوف ناک انجام سے بچنے کی ایک ہی صورت ہے کہ وہ اصل تورات' اصل انجیل اور قرآن مجید پر ایمان لائیں۔ قرآن مجید اس کی تصدیق کرتا ہے :

﴿ قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ۗ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ۗ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ○ وَاِذَا جَآءُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ ۗ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ ○ وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ

وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ لَوْلَا يَنْهٰهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ
وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا
يَصْنَعُوْنَ ○ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ؕ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا
قَالُوْا ۘ بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ ؕ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ
مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ؕ وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ
وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ ۙ
وَيَسْعَوْنَ فِى الْاَرْضِ فَسَادًا ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ○ وَلَوْ اَنَّ
اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ
النَّعِيْمِ ○ وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ
رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ؕ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ؕ
وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ○ ﴾ (المائدة ٥ : ٦٠-٦٦)

"کہہ دیجئے کیا میں تمہیں بتلاؤں ان میں سے کس کی بری جزا ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں؟ وہی جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی اور ان پر غضب نازل کیا اور ان میں سے بعضوں کو بندر کر دیا اور بعضوں کو سور' اور جنہوں نے بندگی کی شیطان کی۔ وہی لوگ بدتر درجہ میں ہیں اور بہت بھٹکے ہوئے ہیں سیدھی راہ سے۔

اور جب تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے' حالانکہ وہ کافر ہی آئے تھے اور کافر ہی چلے گئے۔ اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو چھپائے ہوئے تھے۔

اور تم ان میں سے بہت سوں کو دیکھو گے کہ دوڑ دھوپ کرتے ہیں گناہ' ظلم و زیادتی اور حرام کھانے پر (ربا کے ذریعے)۔ بہت برُے کام ہیں وہ جو کر رہے ہیں۔

کیوں نہیں منع کرتے ان کو ان کے درویش اور علماء گناہ کی بات سے اور حرام کھانے سے؟ بہت ہی برے عمل ہیں جو یہ کر رہے ہیں۔

اور یہود کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بند ہو گیا۔ انہی کے ہاتھ بند ہو جائیں اور لعنت ہے ان کے اس کہنے پر۔ اس (اللہ تعالیٰ) کے تو دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں' عطا فرماتا ہے جس طرح چاہے' اور ان میں سے بہت سوں کا اس کلام سے' جو تیرے رب کی طرف سے تجھ پر نازل ہوا' شرارت اور انکار بڑھے گا۔ اور ہم نے قیامت تک ان میں دشمنی اور بیر ڈال رکھا ہے۔ وہ جب کبھی لڑائی کے لئے آگ بھڑکاتے ہیں تو اللہ

ہے جو ان پر قیامت تک رہے گی اور جو ان کے شرک' کفر اور ظلم کی وجہ سے ان پر کی گئی ہے۔

داؤد علیہ السلام کی زبور میں اللہ تعالیٰ واضح طور پر آسمانی لعنت کے نتائج کا ذکر کرتا ہے :

"کیونکہ جن کو وہ برکت دیتا ہے وہ زمین کے وارث ہوں گے۔ اور جن پر وہ لعنت کرتا ہے وہ کاٹ ڈالے جائیں گے۔" (زبور ۳۷ : ۲۲)


ایک کمپیوٹر ڈسک (CD) میں پورے قرآن کا ترجمہ بمع مختصر تشریح !

امیر تنظیم اسلامی **ڈاکٹر اسرار احمد** مدظلہ

کی آواز میں قرآن مجید کی مختصر و جامع تشریح پر مبنی

**دورۂ ترجمہ قرآن---Compact Disk**

تیار کر لی گئی ہے' ہدیہ -/175 روپے

نوٹ : یہ کمپیوٹر ڈسک امسال ماہ رمضان میں کراچی میں ہونے والے دورۂ ترجمہ قرآن پر مشتمل ہے۔

رابطہ : **شعبہ سمع و بصر قرآن اکیڈمی**

K-36 ماڈل ٹاؤن لاہور۔ فون : 3-5869501 فیکس : 5834000



قرآن حکیم کی مقدس آیات اور احادیث آپ کی دینی معلومات میں اضافے اور تبلیغ کے لئے شائع کی جاتی ہیں۔ ان کا احترام آپ پر فرض ہے لہٰذا جن صفحات پر یہ آیات درج ہیں ان کو اسلامی طریقے کے مطابق بے حرمتی سے محفوظ رکھیں۔

**سیرت وسوانح**

# امام محمدؒ بن نصر مروزیؒ

—— عبدالرشید عراقی ——

امام محمدؒ بن نصر مروزی رحمۃ اللہ علیہ کے علم و فضل' عدالت و ثقاہت' حفظ و ضبط' تقویٰ و طہارت' زہد و ورع' ذکاوت و فطانت اور علوم اسلامیہ میں ان کے تبحر علمی کا اعتراف ائمہ فن اور ارباب سیر نے کیا ہے۔ حدیث اور متعلقات حدیث میں ان کا علمی پایہ بہت بلند تھا۔

حافظ ذہبیؒ نے حدیث میں ان کے صاحب فضل و کمال ہونے کی بناء پر "بورع فی ھذا الشان اور رَاٰی ما فی الحدیث" لکھا ہے۔ امام ابو عبداللہ حاکمؒ نے ان کو "حدیث کا بحرِ ذخّار" بتایا ہے۔ ائمہ فن کا متفقہ فیصلہ ہے کہ امام محمدؒ بن نصر مروزی کا شمار اکابر جرح و تعدیل میں ہوتا ہے اور ان کو الحافظ' الثقہ' امام الحدیث' سنن کے جامع و محافظ' صاحبُ العلم' اور حدیث کے مطالب کے حافظ اور مدافع کہا ہے۔

عِلم حدیث سے گہرا شغف ہونے کے علاوہ امام مروزی فقہ و اخلاقیات پر بھی گہری نظر رکھتے تھے۔ تذکرہ نگاروں نے ان کو الفقیہ' احد الائمۃ الفقہاء اور راسًا فی الفقہ لکھا ہے۔ خطیب بغدادی نے لکھا ہے کہ امام مروزی کو صحابہ کرامؓ اور مابعد کے علماء کے اختلافات سے بڑی واقفیت تھی اور اجماع و خلافیات کے بہت بڑے عالم تھے۔

امام مروزی کے صاحب علم و فضل ہونے کی وجہ سے اعیانِ حکومت بھی ان کا بہت احترام کرتے تھے۔ حافظ ذہبی لکھتے ہیں کہ جب کبھی امام مروزی امیر اسمٰعیل بن احمد کے پاس تشریف لے جاتے تو وہ احتراماً کھڑے ہو کر استقبال کرتا۔

علمائے طبقات و تراجم نے امام مروزی کو ائمۃ المسلمین میں شمار کیا ہے اور ان کو احد الاعلام' احد علام الامیہ' احد ائمۃ الاسلام اور الامام الجلیل کے القاب سے یاد کیا ہے۔ جمہور ائمۂ فن و ارباب سیر ان کی امامت پر متفق ہیں' اور لکھا ہے کہ امام ابو حاتم رازی اور امام ابو عبداللہ مروزی ائمۃ المسلمین تھے۔